

38205-روزہ دار کا کم مقدار میں عمداتی کرنے کا حکم

سوال

کیا تھوڑی مقدار میں عمداتی گنتی قیہ روزے کو فاسد کر دیتی ہے؟ جو کہ قیہ اور تھوک کے مابین سی تھی، گزارش ہے کہ حکم کی وضاحت کی جائے؟

پسندیدہ جواب

کھانے وغیرہ کا پیٹ سے باہر نکلنے کو قیہ کہا جاتا ہے، لسان العرب میں ہے "التقیہ پیٹ میں پائی جانے والی اشیاء کو جان بوجھ کر باہر نکالنے کا نام ہے" دیکھیں لسان العرب (1/135) روزہ فاسد کر دینے کے متعلق اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کسی شخص نے قیہ جان بوجھ کر کی تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اس پر اس دن کی قضا میں روزہ رکھنا لازم ہے، لیکن اگر قیہ اس پر غالب آجائے اور اس کے اختیار کے بغیر کی ہی قیہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کچھ نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔

اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اسے قیہ کرنا پڑے اور قیہ اس کے علاج میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہو تو جان بوجھ کر قیہ کرنا جائز ہے اور اس کے بدلے میں اسے رمضان کے بعد ایک دن کی قضا کرنا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جو کوئی بھی تم میں سے مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے﴾۔ البقرة (185)

صحیح تو یہی ہے کہ قیہ کی مقدار کم ہو یا زیادہ اس میں کوئی فرق نہیں، لہذا اگر کسی نے جان بوجھ کر عمداتی کی اور تھوڑی سی چیز کا اخراج بھی ہو گیا تو اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، "الفروع" میں ہے کہ:

"اور اگر اس نے جان بوجھ کر عمداتی کی تو کوئی بھی چیز قیہ میں نکل آئی اس کا روزہ ختم ہو جائے گا کیونکہ ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے: (جس کو قیہ خود بخود آئے اس پر کچھ نہیں اور جس نے عمداتی جان بوجھ کر قیہ کی وہ قضا کرے) دیکھی: الفروع (3/49)

یہ حدیث ابو داؤد (2380) اور ترمذی (720) نے روایت کی اور کہا ہے کہ اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن تھوک اور قیہ میں فرق ہے، لہذا تھوک اور بلغم وغیرہ پیٹ سے نہیں آتے اس لیے ان کے اخراج یا تھوکنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن قیہ تو پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اسے نکالنے کو کہتے ہیں جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

واللہ اعلم.